سورة الاعراف

آیات ٥٥ - ٦۴

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۚ﴿۵۵﴾ وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ
بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾
وَهُوَ الَّذِىْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَىْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا
سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ كَذٰلِكَ نُخْرِجُ
الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِىْ خَبُثَ
لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ﴿۵۸﴾ ع لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى
قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّىْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ
عَظِيْمٍ ﴿۵۹﴾ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶۰﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِىْ
ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّىْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۱﴾ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّىْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَ
اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ
مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۶۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِى
الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿۶۴﴾ ع

اُدۡعُوۡا رَبَّكُمۡ تَضَرُّعًا وَّخُفۡيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الۡمُعۡتَدِيۡنَ ۝٥٥ وَلَا تُفۡسِدُوۡا فِى الۡاَرۡضِ بَعۡدَ اِصۡلَاحِهَا وَادۡعُوۡهُ خَوۡفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحۡمَتَ اللّٰهِ قَرِيۡبٌ مِّنَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۝٥٦

اُدۡعُوۡا رَبَّكُمۡ - پکارو اپنے رب کو

تَضَرُّعًا وَّخُفۡيَةً - گڑگڑاتے ہوئے اور چپکے چپکے

اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ - بیشک وہ پسند نہیں کرتا

الۡمُعۡتَدِيۡنَ - حد سے بڑھنے والوں کو

وَلَا تُفۡسِدُوۡا فِى الۡاَرۡضِ - اور نہ فساد کرو زمین میں

بَعۡدَ اِصۡلَاحِهَا - اس کی اصلاح کیے جانے کے بعد

وَادۡعُوۡهُ خَوۡفًا وَّطَمَعًا - اور پکارو اس کو ڈرتے ہوئے اور امید رکھتے ہوئے

اِنَّ رَحۡمَتَ اللّٰهِ قَرِيۡبٌ - بے شک اللہ کی رحمت قریب ہے

مِّنَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ - احسان کرنے والوں سے

تَضَرَّعَ يَتَضَرَّعُ ، تَضَرُّعًا گریہ و زاری کرنا، عاجزی کرنا (V)

خشوع و خضوع اور عجز و تذلل کر ساتھ جھکنا

اِعتَدٰی يَعْتَدِي ، اِعْتِدَاءً - حد سے بڑھنا، تجاوز کرنا (VIII)

مُعْتَدِيْنَ - حد سے بڑھنے والے

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۚ﴿۵۵﴾ وَلَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ
اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾

اپنے رب کو پکارو گڑگڑاتے ہوئے اور چپکے چپکے، یقیناً وہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا، اور زمین میں فساد برپا نہ کرو جبکہ اس کی اصلاح ہو چکی ہے اور خدا ہی کو پکارو خوف کے ساتھ اور طمع کے ساتھ، یقیناً اللہ کی رحمت نیک کردار لوگوں سے قریب ہے

Call upon your Lord with humility and in secret. Surely He does not love transgressors. And do not make mischief in the earth after it has been set in order, and call upon Him with fear and longing. Surely Allah's mercy is close to those who do good.

ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝۵۵

اللہ تعالیٰ کو پکارنے کے آداب

- لفظ دعا عربی زبان میں کسی کو حاجت روائی کے لیے پکارنا کے معنی میں بھی آتا ہے اور مطلق یاد کرنے کے معنی میں بھی اور یہاں دونوں معنی مراد ہو سکتے ہیں۔
- لیکن اللہ کو پکارنا کچھ آداب کے ساتھ ہونا چاہیئے، یہاں دعا کے دو آداب بتائے گئے ہیں تضرع اور اخفا
- تضرع کے معنی عاجزی، خوشامد، لجاجت اور تذلل کے اظہار کے ہیں اور خفیہ کے معنی ہیں پوشیدہ ، چھپا ہوا
- ان دونوں لفظوں میں مانگنے والے کی اصل حیثیت اس پر ظاہر کی گئ ہے کہ جب تک تمہیں اپنی اس حیثیت کا احساس نہ ہوگا ، تم دعا کے آداب کو بھی ملحوظ نہیں رکھ سکو گے
- تمہاری حیثیت یہ ہے کہ دینے والا جتنا عظیم ہے، تم اتنے ہی عاجز ہو۔ تمہاری حیثیت اس کے سامنے سرتاپا عجز وانکسار کے سوا اور کچھ نہیں۔ تم جب اس سے مانگو تو تمہارے الفاظ بھی عجز کا اظہار کریں اور تمہارے جسم پر بھی اس کی عظمت اور اپنی عاجزی کے احساس سے کپکپی طاری ہو۔ تمہارا لب و لہجہ عاجزی کی تصویر ہو۔ تمہارا ہر بول زبان سے ٹوٹ ٹوٹ کر نکلے۔ آنکھوں سے آنسوؤں کی برکھا برسے اور دل یقین سے سرشار ہو۔
- جب اس سے مانگو تو چیخ کر اور چلا کر نہ مانگو، کیونکہ چیخنا اور چلانا اس کی عظمت کے آداب کے منافی ہے ،وہ جو دل کی دھڑکنیں سنتا ہے، حدیث مبارکہ میں بھی زور زور سے دعا مانگنے سے منع کیا گیا ہے (مزید... "دعا اور آدابِ دعا " اضافی مواد کے حصے میں)

وَلَا تُفۡسِدُوۡا فِى الۡاَرۡضِ بَعۡدَ اِصۡلَاحِهَا وَادۡعُوۡهُ خَوۡفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحۡمَتَ اللّٰهِ قَرِيۡبٌ مِّنَ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ۝۵۶

فساد فی الارض

o اس آیت کریمہ میں چار باتیں ارشاد فرمائی گئی ہیں

1. زمین یعنی ملک میں فساد برپا نہ کرو - یعنی زمین کے انتظام کو خراب نہ کرو۔ انسان کا خدا کی بندگی سے نکل کر اپنے نفس کی یا دوسروں کی بندگی اختیار کرنا اور خدا کی ہدایت کو چھوڑ کر اپنے اخلاق، معاشرت اور تمدن کو ایسے اصول و قوانین پر قائم کرنا جو خدا کے سوا کسی اور کی رہنمائی سے ماخوذ ہوں، یہی وہ بنیادی فساد ہے جس سے زمین کے انتظام میں خرابی کے بیشمار صورتیں رونما ہوتی ہیں اور اسی فساد کو روکنا قرآن کا مقصود ہے۔

2. زمین کی اصلاح ہو جانے کے بعد- اللہ تعالیٰ نے زمین میں انسانوں کی ہدایت اور ان کے آپس کے معاملات کے لئے شریعتیں اتاریں اور قوانین دیئے جو زمین میں اصلاح کا ذریعہ ہیں- یہ اصلاح ہو جانے کے بعد فساد پیدا کرنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے (یعنی اللہ کے نظام اور قوانین کو ہٹانا ہی بڑا فساد ہے)

3. اسی کو بیم و رجا دونوں میں پکارو -یعنی خوف اور امید میں صرف اللہ ہی کو پکارنا یہی وہ چیز ہے جس کو مقام احسان سے تعبیر کیا گیا ہے اور ایسا کرنے والوں کو محسنین کہا گیا ہے

4. اللہ کی رحمت نیکوکاروں کے قریب ہے۔ اللہ کی رحمت ہمیشہ ان لوگوں کے قریب ہوتی ہے جو خوف و رجا میں ہمیشہ اللہ تعالیٰ ہی سے وابستہ رہتے ہیں کسی کا خوف انھیں اس آستانے سے اٹھا نہیں سکتا اور کسی کی کوئی طمع اور لالچ انھیں اللہ کے آستانے سے برگشتہ نہیں کر سکتا۔

وَهُوَالَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِہٖ ؕ حَتّٰٓی اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰہُ لِبَلَدٍ مَّیِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِہِ الْمَآءَ

وَهُوَالَّذِیْ - اور وہ وہی ہے جو

یُرْسِلُ الرِّیٰحَ بُشْرًا - بھیجتا ہے ہواؤں کو خوشخبری ہوتے ہوئے

الرِّیَاحَ جمع ہے رِیْح کی (ہوائیں)

بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِہٖ - اپنی رحمت کے آگے

رحمت سے مراد یہاں بارش ہے

(ق ل ل)

حَتّٰٓی اِذَآ اَقَلَّتْ - یہاں تک کہ جب اٹھالاتی ہیں

أَقَلَّ يُقِلُّ ، إِقْلَالاً - ہلکا پانا یا ہلکا سمجھنا، اٹھالانا (IV)

سَحَابًا ثِقَالًا - بھاری بادل کو

سَحاب - بادل

ثِقَال ، ثَقِیْل کی جمع، بھاری

سُقْنٰہُ - تو ہم ہانکتے ہیں اس کو

سَاقَ يَسُوقُ ، سَوْقًا... ہانکنا (جانوروں کا)، چلانا، دھکیلنا

لِبَلَدٍ مَّیِّتٍ - کسی مردہ بستی کے لیے

سَائق - چلانے والا (ڈرائیور)

سُوق - جہاں لوگ چلتے ہیں (بازار)

سُوقیانہ - بازاری

سَاق - پنڈلی، تنا

سِیَاق - ربطِ مضمون

فَاَنْزَلْنَا بِہِ الْمَآءَ - پھر ہم اتارتے ہیں اس سے پانی کو

فَاَخۡرَجۡنَا بِهٖ مِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ كَذٰلِكَ نُخۡرِجُ الۡمَوۡتٰى لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُوۡنَ ﴿۵۷﴾

فَاَخۡرَجۡنَا بِهٖ - پھر ہم نکالتے ہیں اس سے

مِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ - تمام پھلوں میں سے

كَذٰلِكَ - اسی طرح سے

نُخۡرِجُ الۡمَوۡتٰى - ہم نکالیں گے مردوں کو

لَعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُوۡنَ - شاید کہ تم لوگ نصیحت حاصل کرو

تَذَكَّرُوۡنَ - اصل میں تَتَذَكَّرُوۡنَ تھا، ایک تا ثقالت کی وجہ سے حذف ہو گیا

وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنَاهُ
لِبَلَدٍ مَيِّتٍ فَأَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ فَأَخْرَجْنَا بِهِ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۚ كَذَٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ لَعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُونَ ﴿٥٧﴾

اور وہ اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو اپنی رحمت کے آگے آگے خوشخبری لیے ہوئے بھیجتا
ہے، پھر جب وہ پانی سے لدے ہوئے بادل اٹھا لیتی ہیں تو انہیں کسی مردہ سرزمین
کی طرف حرکت دیتا ہے، اور وہاں مینہ برسا کر (اُسی مری ہوئی زمین سے) طرح
طرح کے پھل نکال لاتا ہے دیکھو، اس طرح ہم مُردوں کو حالت موت سے نکالتے
ہیں، شاید کہ تم اس مشاہدے سے سبق لو

And it is He Who sends forth winds as glad tidings in advance of His Mercy, and when they have carried a heavy-laden cloud We drive it to a dead land, then We send down rain from it and bring forth therewith fruits of every kind. In this manner do We raise the dead that you may take heed.

وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِىْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ﴿۵۸﴾

وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ - اور پاکیزہ بستی (زرخیز زمین)

طَیِّب - پاکیزہ، عمدہ، زرخیز

يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ - نکلتا ہے اس کا سبزہ

بِاِذْنِ رَبِّهٖ - اس کے رب کے اذن سے

وَالَّذِىْ خَبُثَ - اور وہ (بستی) جو خبیث ہے

خَبُثَ يَخْبُثُ ، خَبَاثَةً... ناکارہ ہونا، خبیث ہونا

لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا - نہیں نکلتا (اس کا سبزہ) مگر ناقص

نَكِدَ يَنْكَدُ ، نَكَدًا۔ کنویں کا پانی کم ہونا

نَكَدا۔ قلیل النفع، گھٹیا، بے فائدہ

كَذٰلِكَ - اس طرح

نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ - ہم پھیر پھیر کر بیان کرتے ہیں نشانیوں کو

لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ - ایسے لوگوں کے لیے جو شکرادا کرتے ہیں

وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا ۭ
كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّشْكُرُوْنَ ۝۵۸

جو زمین اچھی ہوتی ہے وہ اپنے رب کے حکم سے خوب پھل پھول لاتی ہے اور
جو زمین خراب ہوتی ہے اس سے ناقص پیداوار کے سوا کچھ نہیں نکلتا اس طرح
ہم نشانیوں کو بار بار پیش کرتے ہیں اُن لوگوں کے لیے جو شکر گزار ہونے
والے ہیں

As for the good land, vegetation comes forth in abundance by the command of its Lord, whereas from the bad land, only poor vegetation comes forth. Thus do We expound Our signs in diverse ways for a people who are grateful.

وَالۡبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخۡرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذۡنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِىۡ خَبُثَ لَا يَخۡرُجُ اِلَّا نَكِدًا ‌ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يَّشۡكُرُوۡنَ ۝ ۵۸ ؏

انسانی دل و دماغ کی زمین سے لطیف تمثیل

- اس تمثیل میں ایک تو بارش اوراس کی برکتوں کے ذکر سے اللہ کی قدرت کا بیان اور موت کے بعد زندگی کا اثبات مقصود ہے اور دوسرا رسالت ۔اس کی برکتوں اوراس کے ذریعے سے خوب و بد میں فرق اور خبیث و طیّب میں امتیاز نمایاں ہو جانے کا نقشہ دکھانا بھی پیش نظر ہے
- رسول کی آمد اور خدائی تعلیم وہدایت کے نزول کو بارانی ہواؤں کے چلنے اور ابر رحمت کے چھا جانے اور امرت بھری بوندوں کے برسنے سے تشبیہ دی گئی ہے جو نبی کی تعلیم وتربیت اور رہنمائی سے مردہ پڑی ہوئی انسانیت کے یکایک جاگ اٹھنے اوراس کے سینے سے بھلائیوں کے خزانے ابل پڑنے کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے
- جس طرح بارش کے نزول سے یہ ساری برکتیں صرف اسی زمین کو حاصل ہوتی ہیں جو حقیقت میں زرخیز ہوتی ہے اور محض پانی نہ ملنے کی وجہ سے جس کی صلاحیتیں دبی رہتی ہیں،اسی طرح رسالت کی ان برکتوں سے بھی صرف وہی انسان فائدہ اٹھاتے ہیں جو حقیقت میں صالح ہوتے ہیں اور جن کی صلاحیتوں کو محض رہنمائی نہ ملنے کی وجہ سے نمایاں ہونے اور برسرکار آنے کا موقع نہیں ملتا۔ شرارت پسند اور خبیث انسان تو جس طرح شوریلی زمین باران رحمت سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتی بلکہ پانی پڑتے ہی اپنے پیٹ کے چھپے ہوئے زہر کو کانٹوں اور جھاڑیوں کی صورت میں اگل دیتی ہے،اسی طرح رسالت کے ظہور سے انھیں بھی کوئی نفع نہیں پہنچتا بلکہ اس کے برعکس ان کے اندر دبی ہوئی تمام خباثتیں ابھر کر پوری طرف برسرکار آجاتی ہیں۔

لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰی قَوۡمِهٖ فَقَالَ یٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَیۡرُهٗ ؕ اِنِّیۡۤ اَخَافُ عَلَیۡكُمۡ عَذَابَ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ ﴿۵۹﴾

لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا - بیشک ہم بھیج چکے ہیں

نُوۡحًا اِلٰی قَوۡمِهٖ - نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف

فَقَالَ یٰقَوۡمِ - تو انھوں نے کہا اے میری قوم

اعۡبُدُوا اللّٰهَ - بندگی کرو اللہ کی

مَا لَكُمۡ - نہیں ہے تمہارے لیے

مِّنۡ اِلٰهٍ غَیۡرُهٗ - کوئی بھی معبود اس کے علاوہ

اِنِّیۡۤ اَخَافُ عَلَیۡكُمۡ - بیشک میں ڈرتا ہوں تم لوگوں پر

عَذَابَ یَوۡمٍ عَظِیۡمٍ - ایک عظیم دن کے عذاب سے

قَالَ الۡمَلَاُ مِنۡ قَوۡمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰٮكَ فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۶۰﴾ قَالَ يٰقَوۡمِ لَيۡسَ بِىۡ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّىۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۶۱﴾

قَالَ الۡمَلَاُ - کہا سرداروں نے

مَلَا - سردار، سربرآوردہ لوگ

مِنۡ قَوۡمِهٖۤ - ان کی قوم میں سے

اِنَّا لَنَرٰٮكَ - بیشک ہم ضرور دیکھتے ہیں آپ کو

رَأَى يَرَى ، رُؤْيَةً - دیکھنا

فِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ - ایک کھلی گمراہی میں

قَالَ يٰقَوۡمِ - انہوں نے کہا اے میری قوم

لَيۡسَ بِىۡ ضَلٰلَةٌ - نہیں ہے مجھ میں کوئی گمراہی

وَّلٰكِنِّىۡ رَسُوۡلٌ - اور لیکن میں تو ایک رسول ہوں

مِّنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ - تمام جہانوں کے رب (کی طرف) سے

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّىْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ
يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿٥٩﴾ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٦٠﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِىْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّىْ
رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٦١﴾

ہم نے نوحؑ کو اُس کی قوم کی طرف بھیجا اس نے کہا "اے برادران قوم، اللہ کی بندگی کرو، اُس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں ہے میں تمہارے حق میں ایک ہولناک دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں، اس کی قوم کے سرداروں نے جواب دیا "ہم کو تو یہ نظر آتا ہے کہ تم صریح گمراہی میں مبتلا ہو" نوحؑ نے کہا "اے برادران قوم، میں کسی گمراہی میں نہیں پڑا ہوں بلکہ، میں رب العالمین کا رسول ہوں

Indeed We sent forth Noah to his people and he said: 0 my people! Serve Allah, you have no other god than Him Indeed I fear for you the chastisement of an awesome Day. The leading men of his people replied: 'We see that you are in palpable error. He said: '0 my people! There is no error in me, but I am a Messenger from the Lord of the universe.

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝۵۹

آیات 59-171

- یہاں سے آگے کئی رکوعوں میں مسلسل تاریخی شواہد پیش کرکے واضح کیا گیا ہے کہ ہر زمانے میں نبی کی بعثت کے بعد انسانیت دو حِصّوں میں تقسیم ہوتی رہی ہے۔ ایک طیّب حصہ جو فیض رسالت سے پھلا اور پھولا اور بہتر برگ و بار لایا
- دوسرا خبیث حصہ جس نے کسوٹی کے سامنے آتے ہی اپنی ساری کھوٹ نمایاں کر کے رکھ دی، فساد فی الارض اور رسولوں کی تکذیب کی مرتکب قوموں اللہ تعالیٰ کو صفحہ ارض سے مٹا دیتا ہے۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝٥٩ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝٦٠

انذار کا مضمون (آگے مسلسل کئی رکوعوں میں)

- تاریخی دلائل سے واضح کیا گیا ہے اور عرب کی پچھلی قوموں میں سے ایک ایک کا تذکرہ کرکے بتایا گیا ہے کہ کس طرح اللہ نے ان کو اس سرزمین میں اقتدار بخشا لیکن انھوں نے اقتدار پا کر ناشکری کی روش اختیار کی، زمین میں اصلاح کے بعد فساد برپا کیا، عدل و قسط کو درہم برہم کیا، بالاخر اللہ نے ان کے اندر اپنا رسول بھیجا جس نے ان کو توحید اور عدل و قسط کے قیا کی دعوت دی لیکن انھوں نے اپنے غرور اور گھمنڈ کے سبب سے نہ صرف یہ کہ رسول کی بات مانی نہیں بلکہ اس کے درپے آزار ہوگئے، نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ نے ایک خاص حد تک مہلت دینے کے بعد اس قوم کو تباہ کردیا
- قریش کو یہ ساری تاریخ سنانے سے مقصود یہ ہے کہ اب ان کا معاملہ بھی اسی عدالت میں ہے جس میں ان تمام قوموں کے مقدمے پیش ہو کر فیصل ہوئے اور وہ اپنے کیفر کردار کو پہنچیں۔ کوئی وجہ نہیں کہ اگر انھوں نے بھی وہی روش اختیار کی جو ان قوموں نے اختیار کی تو اس بے لاگ عدالت کا فیصلہ ان کے لیے کچھ مختلف ہو، خدا قانون سب کے لیے ایک ہے۔
- یہ حصہ اَلتَّذْکِیْر بِاَیَّامِ اللّٰہ پر مشتمل ہے، یعنی ان ایام کا تذکرہ جب اللہ تعالیٰ نے مکذب اور نافرمان قوموں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا، اس سلسلے میں سب سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی قوم کا تذکرہ۔ حضرت آدم علیہ السلام اپنی اولاد کو چھوڑ گئے تھے اس میں سب سے پہلا بگاڑ حضرت نوح علیہ السلام کے دور میں رونما ہوا اور اس کی اصلاح کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان کو مامور فرمایا

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنِّىْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۵۹﴾ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۶۰﴾

حضرت نوح علیہ السلام کی بعثت و رسالت

- حضرت نوح علیہ السلام کی قوم اس سرزمین میں رہتی تھی جس آج ہم عراق کا حصہ ہے، قرآنِ مجید کے دوسرے مقامات سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی قوم نہ تو اللہ کے وجود کی منکر تھی، نہ اس سے ناواقف تھی اور نہ اسے اللہ کی عبادت سے انکار تھا، بلکہ اصل گمراہی جس میں وہ مبتلا ہو گئی تھی، شرک کی گمراہی تھی
- انہوں نے اللہ کے ساتھ دوسری ہستیوں کو خدائی میں شریک اور عبادت کے استحقاق میں حصہ دار قرار دے دیا تھا۔ پھر اس بنیادی گمراہی سے بیشمار خرابیاں اس قوم میں رونما ہو گئیں
- جو خود ساختہ معبود خدائی میں شریک ٹھیرا لیے گئے تھے ان کی نمائندگی کرنے کے لیے قوم میں ایک خاص طبقہ پیدا ہو گیا جو تمام مذہبی سیاسی اور معاشی اقتدار کا مالک بن بیٹھا اور اس نے انسانوں میں اونچ اور پیچ کی تقسیم پیدا کر دی، اجتماعی زندگی کو ظلم و فساد سے بھر دیا اور اخلاقی فسق و فجور سے انسانیت کی جڑیں کھوکھلی کر دیں۔
- حضرت نوح علیہ السلام نے اس حالت کو بدلنے کے لیے ایک زمانہ دراز تک انتہائی صبر و حکمت کے ساتھ کوشش کی اور جو انذار کیا اس کا ذکر یہاں بھی اور قرآن میں دوسرے کئی مقامات پر بھی
- آپؑ نے اپنی قوم کو بتایا کہ اگر تم شرک سے تائب ہو کر خالص اللہ ہی کی عبادت و اطاعت کی راہ پر نہ آئے تو بس سمجھ لو کہ تم پر ایک ہول ناک دن کا عذاب نازل ہوا ہی چاہتا ہے۔ ہول ناک دن سے مراد یہاں دنیوی عذاب کا ہول ناک دن ہے۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ اِنِّىْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۵۹﴾

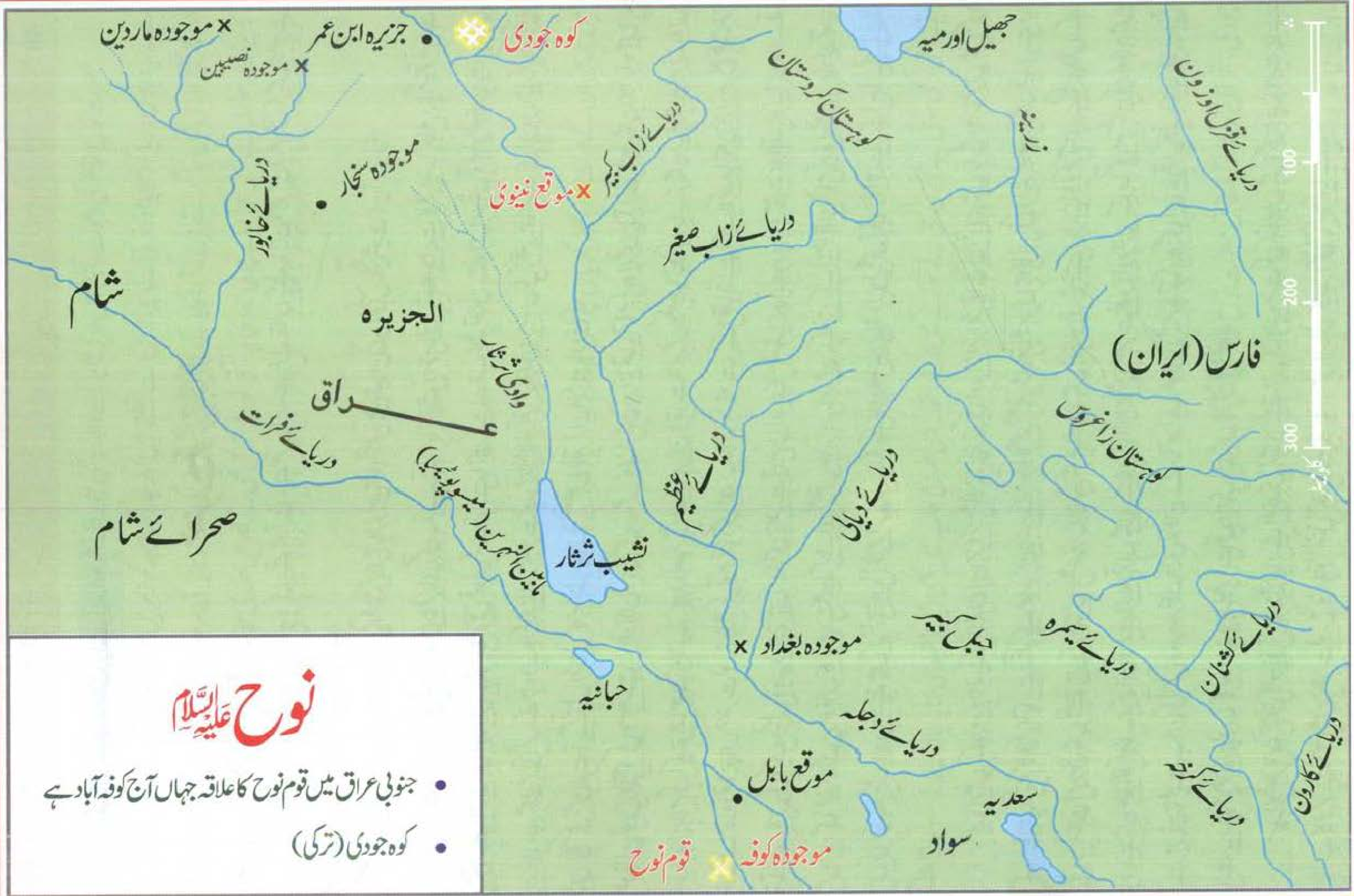

أُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٢﴾ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٦٣﴾

أُبَلِّغُكُمْ - میں پہنچاتا ہوں تم لوگوں کو

بَلَّغَ يُبَلِّغُ ، تَبْلِيْغًا۔ پہنچانا (II)

رِسٰلٰتِ رَبِّيْ - اپنے رب کے پیغامات

وَاَنْصَحُ لَكُمْ - اور خیر خواہی کرتا ہوں تمہاری

نَصَحَ يَنْصَحُ ، نَصْحًا - خیر خواہی کرنا

وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ - اور میں جانتا ہوں اللہ (کی طرف) سے

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۔اسکو جو تم لوگ نہیں جانتے

اَوَعَجِبْتُمْ - اور کیا تمہیں عجیب لگا

عَجِبَ يَعْجَبُ ، عَجَبًا و عُجْبًا ۔ تعجب کرنا

اَنْ جَآءَكُمْ - کہ آئی تمہارے پاس

ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ - ایک نصیحت تمہارے رب (کی طرف) سے

أُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٢﴾ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٦٣﴾

عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ - ایک شخص پر تم میں سے

لِيُنْذِرَكُمْ - تاکہ وہ وارننگ دے تم کو

و - خ

وَلِتَتَّقُوْا - اور تاکہ تم لوگ تقوٰی کرو

وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ - اور شاید کہ تم پر رحم کیا جائے

أُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٢﴾ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ
جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٦٣﴾

تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں، تمہارا خیر خواہ ہوں اور مجھے اللہ کی طرف سے وہ کچھ معلوم ہے جو تمھیں معلوم نہیں ہے، کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہوا کہ تمہارے پاس خود تمہاری اپنی قوم کے ایک آدمی کے ذریعہ سے تمہارے رب کی یاد دہانی آئی تاکہ تمہیں خبردار کرے اور تم غلط روی سے بچ جاؤ اور تم پر رحم کیا جائے؟"

I convey to you the messages of my Lord, give you sincere advice, and I know from Allah that which you do not know.

Do you wonder that admonition should come to you from your Lord through a man from amongst yourselves that he may warn you, that you may avoid evil and that mercy may be shown to you?'

أُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾ اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۶۳﴾

نوح علیہ السلام کا انذار

- حضرت نوح علیہ السلام نے ایک طویل زمانہ قوم کو سمجھانے اور خبردار کرنے میں گذارا
- یہاں پہ ان کے کردار کی شان تبلیغ و نصیحت کو نمایاں طور پر بیان کیا جارہا تھا، وہ بطورِ مبلغ، فصیح، ناصح اور اللہ کے رسول اور پیام بر ہونے کی ایک بڑی شان کے مالک۔ اسی بنا پر انہیں اولوالعزم رسولوں میں شامل کیا گیا
- آپؑ نے اپنی قوم کو کہا کہ مجھے تمام جہانوں کے پروردگار نے اس خدمت پر مامور کیا ہے کہ میں تمہیں خبردار کر دوں، تاکہ تم لوگ ایک بڑے عذاب کی لپیٹ میں آنے سے بچ جاؤ۔ میں تو تمہاری بھلائی ہی کی فکر کر رہا ہوں۔ اگر تمہارے مشرکانہ افعال اسی طرح جاری رہے تو ان کی پاداش میں تمہارے اوپر کتنی بڑی تباہی آسکتی ہے تم لوگوں کو اس کا کچھ بھی اندازہ نہیں، میں خدا طرف سے وہ بات بھی جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے
- کیا میری بات ماننے میں یہ چیز تمہیں مانع ہورہی ہے کہ اللہ نے تمہیں میں سے ایک شخص پر تمہارے لیے یاد دہانی اتاری تاکہ وہ سامنے کے خطرے سے تمہیں آگاہ کردے، تاکہ تم اللہ سے ڈرو اور اس کی رحمت کے سزاوار بنو
- بالکل یہی معاملہ آپ ﷺ اور مشرکین مکہ کے درمیان درپیش تھا، جو پیغام نوحؑ کا تھا وہی آپ ﷺ پیش کر رہے تھے، جو شبہات اہل مکہ اٹھا رہے تھے آپ ﷺ کی رسالت پر وہی قومِ نوح کرچکی تھی
- قرآن نے یہ بات واضح کی کہ انسان کی گمراہی ہر زمانے میں بنیادی طور پر ایک ہی طرح کی رہی ہے، اور خدا کے بھیجے ہوئے معلّموں کی دعوت بھی ہر عہد اور ہر سرزمین میں یکساں رہی ہے اور ٹھیک اسی طرح ان لوگوں کا انجام بھی ایک ہی جیسا ہوا ہے اور ہوگا جنہوں نے انبیاء کی دعوت سے منہ موڑا

فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ۝ۧ (ع)

فَكَذَّبُوْهُ - تو انہوں نے جھٹلایا اس کو

فَاَنْجَيْنٰهُ - پھر ہم نے نجات دی اس کو

أَنْجَى يُنْجِي ، إِنْجَاءً - نجات دینا (IV)

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ - اور انہیں جو اس کے ساتھ تھے

فِي الْفُلْكِ - کشتی میں

فُلک - (بڑی) کشتی

وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ - اور ہم نے غرق کیا ان کو جنہوں نے

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا - جھٹلایا ہماری نشانیوں کو

اِنَّهُمْ كَانُوْا - بیشک وہ تھے

قَوْمًا عَمِيْنَ - ایک اندھی قوم

عَمِیْن، عَمٍ کی جمع (دل کا اندھا)، بے بصیرت

قرآن میں مادرزاد اندھے کے لئے اَکمَہ اور آنکھوں کی بصارت سے محروم کے لئے عُمی/اَعْمٰی آیا ہے

فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ فِى الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿٦٤﴾

مگر انہوں نے اس کو جھٹلا دیا آخر کار ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو ایک
کشتی میں نجات دی اور اُن لوگوں کو ڈبو دیا جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا
تھا، یقیناً وہ اندھے لوگ تھے

But they charged him with falsehood. Thereupon We delivered Noah and those who were with him in the Ark, and caused those who rejected Our signs as false to be drowned. Surely they were a blind folk.

فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَ اَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿۶۴﴾

قومِ نوح کا انجامِ بد

- ایک طویل زمانے کی تبلیغی کوششوں، انتہائی تھکا دینے والی مساعی ، اور مسلسل انذار کی ایک بے مثل حقیقی داستان کی تفصیلات چھوڑ کر مشرکین مکہ کو قومِ نوح کا انجام بتایا جارہا ہے
- یہ قرآن کا مخصوص طرزِ بیان اور اسلوب ہے کہ وہ قصہ گوئی محض قصہ گوئی کی خاطر نہیں کرتا بلکہ سبق آموزی کے لیے کرتا ہے۔اس لیے ہر جگہ تاریخی واقعات کے بیان میں وہ قصّے کے صرف ان اہم اجزاء کو پیش کرتا ہے جو اس کے مقصد و مدعا سے کوئی تعلق رکھتے ہیں، باقی تمام تفصیلات کو نظر انداز کردیتا ہے۔ پھر اگر کسی قصہ کو مختلف مواقع پر مختلف اغراض کے لیے بیان کرتا ہے تو ہر جگہ مقصد کی مناسبت سے تفصیلات بھی مختلف طور پر پیش کرتا ہے۔
- باقی تفصیلات کو چھوڑ کر یہاں انجام بد بتانے کا مقصد یہ ہے کہ پیغمبر کی دعوت کو جھٹلانے کا کیا انجام ہوتا ہے۔ لہٰذا اس مقام پر یہ ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں تھی کہ پیغمبر کتنی طویل مدت تک اپنی قوم کو دعوت دیتا رہا۔
- لیکن جہاں یہ قصہ اس غرض کے لیے بیان ہوا ہے کہ آپ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کو صبر کی تلقین کی جائے وہاں خاص طور پر دعوت نوحؑ کی طویل مدت کا ذکر کیا گیا ہے تاکہ آپ اور آپ کے رفقاء اپنی چند سال کی تبلیغی سعی و محنت کو نتیجہ خیز ہوتے نہ دیکھ کر بددل نہ ہوں اور حضرت نوحؑ کے صبر کو دیکھیں جنہوں نے مدتہائے دراز تک نہایت دل شکن حالات میں دعوت حق کی خدمت انجام دی اور ذرا ہمت نہ ہاری

فَكَذَّبُوهُ فَاَنْجَيْنٰهُ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗ فِى الْفُلْكِ وَ اَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ؀٦٤

- انہوں نے نوحؑ اور ان کے پیغام کو جھٹلا دیا یعنی ان کی قوم نے (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بحیثیتِ قوم مجموعی طور پر انہوں نے آپ کو جھٹلایا اور بہت قلیل لوگ آپ پر ایمان لائے)
- قومِ نوح کے لئے عَمِيْنَ (اندھے) کا لفظ استعمال ہوا ہے یعنی یہ ایسی قوم تھی جس نے آنکھیں ہونے کے باوجود اللہ کی نشانیوں کو دیکھنے اور حق کو پہچاننے سے انکار کر دیا، رسول کے انذار کے بعد بھی جو لوگ آنکھیں نہیں کھولتے وہ دنیا میں اپنے وجود رکھنے کے باوجود دل کی آنکھوں سے اندھے ہوتے ہیں بہت جلد ان کا وجد بھی مٹا دیا جاتا ہے .فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ "آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں , بلکہ سینوں میں دل اندھے ہوتے ہیں" - دلِ بینا بھی کر خدا سے طلب آنکھ کا نور دل کا نور نہیں
- بالآخر وہ وقت آن پہنچا (اللہ کے وعدے کا)، حکمِ الٰہی سے آسمان نے اپنے بند کھول دیئے اور زمین نے اپنا منہ، ایک عظیم سیلاب جو پہاڑوں سمیت ہر چیز پر محیط ہو گیا
- اللہ کے حکم سے کشتی تیار کرنے والے نوحؑ، اور اس میں سوار ہونے والے اہل ایمان کو اللہ تعالیٰ نے بچالیا اور روئے زمین پر ہر انکار کرنے والا اور جھٹلانے والا پانی میں غرق ہو گیا اور یوں حضرت نوح علیہ السلام کی یہ "عجیب و غریب" دعا پوری ہو گئ - رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ، اے پروردگار ! تو کافروں میں سے کسی ایک کو بھی زمین پر باقی نہ چھوڑ (نوح : ٢٦)

آیات 54 ۔ 64

رکوع 8 - 7

- اللہ تعالیٰ کو پکارنے کے آداب
- فساد فی الارض کی ممانعت
- بارش (اللہ تعالیٰ کی رحمت)، اس کی برکتوں اور اس سے فیض یاب ہونے کے ذکر سے رسول کے آنے کی تمثیل
- اللہ تعالیٰ کی توحیدِ وبوبیت، توحید خالقیت سے استدلال اور توحید حاکمیت کو اختیار کرنے کی دعوت
- نوح علیہ اسلام کی دعوتِ توحید، آپ کی قوم کا جواب، قوم کے سرداروں کا رویہ
- آپؑ کا اپنی قوم کو طویل انذار
- قوم کا بحیثیتِ مجموعی آپ کو جھٹلانا اور قوم کا انجام بد (غرق کیا جانا)
- اس تاریخی استدلال سے مشرکین مکہ کو دعوتِ فکر

اضافی مواد

Reference Material

دعا اور اس کی اہمیت

- دُعا کے لغوی معنی ہیں پکارنا اور بلانا
- دَعَا يَدْعُو -مانگنا، طلب کرنا، درخواست کرنا، دعا کرنا، (مصدر-دَعْواً و دَعْوَةً و دُعَاءً و دَعْوَي)
- دعا کی جمع اَدْعِيَة ہے
- شریعت کی اصطلاح میں اللہ تعالیٰ کے حضور التجا اور درخواست کرنے کو دعا کہتے ہیں - دعا اللہ کے حضور عاجزی، انکساری اور بے چارگی کا اظہار ہے اور عبودیت کی علامت ہے
- دعا کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآنِ مجید میں لفظ "دعا" اور اس کی مشتقات ۲۱۵ مرتبہ آئے ہیں اور ۷۰ سے زائد مقامات پر دعا مانگنے کی تاکید اور ترغیب آئی ہے
- قرآن مجید میں دعا کا لفظ ان معانی میں آیا ہے (۱) بلانا (۲) تعریف و ثنا (۳) قول (۴) مانگنا (۵) مدد طلب کرنا (٦) عبادت
- قرآنِ کریم اور احادیث مبارکہ کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا صرف عبادت ہی نہیں ہے بلکہ بڑی عبادتوں میں سے ایک ہے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ایک بڑا اور اہم ذریعہ

دعا اور اس کی اہمیت

- وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِیْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ - (البقرة، 186) جب میرے بندے آپ سے میری نسبت سوال کریں، تو آپ انہیں بتا دیں کہ میں بہت نزدیک ہوں، اور میں ہر پکارنے والی کی پکار کا جواب دیتا ہوں اور لوگوں کو چاہیے کہ مجھ پر پختہ ایمان رکھیں، تاکہ وہ لوگ اپنی راہ مراد کو پا سکیں
- وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ – (المؤمن، 60)۔ تم لوگ مجھ سے دعا کیا کرو۔ میں ضرور تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا، بے شک جو لوگ میری بندگی سے سرکشی کرتے ہیں وہ عنقریب دوزخ میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے
- أَمَّن يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ (النمل، 62)۔ کون ہے جو بے قرار کی دعا سنتا ہے جبکہ وہ اُسے پکارے اور کون اس کی تکلیف رفع کرتا ہے؟
- يَسْأَلُهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ۔(الرحمن: 29) آسمانوں اور زمین میں جو مخلوق بھی موجود ہے سب اسی سے (اپنی حاجات) مانگتے ہیں۔ وہ ہر روز ایک نئی شان میں ہے
- ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ج (الأعراف: 55) اپنے پروردگار کو گڑگڑاتے ہوئے اور چپکے چپکے پکارو

دعا اور اس کی اہمیت

- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللهِ مِنَ الدُّعَاءِ اللہ کے ہاں دعا سے بڑھ کر کوئی عمل افضل نہیں" (ترمذي، ابن ماجه ، مسند احمد)
- عن سلمان الفارسي رضي الله عنه قال، أنَّ النَّبي صلَّى الله عليه وسلَّم۔قال:لَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ ، وَلَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ (رواه أحمد والترمذي وابن ماجه)۔نیکی عمر میں اضافہ کرتی ہے اور دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے
- حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِالدُّعَاءِ " دعا نازل شدہ اور نازل ہونے والی (آفات) سب کے لیے نفع بخش ہے لہٰذا اے اللہ کے بندو ! دعا ضرور کیا کرو (سنن ترمذي صحيح للالبانى)

حضرت سلمان فارسیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا " إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا " (ابن ماجه، صحيح للالبانى)

تمہارا رب بڑا حیا کرنے والا ہے اور سخی ہے جب بندہ اس کے حضور ہاتھ اٹھاتا ہے تو اسے خالی لوٹاتے ہوئے شرم آتی ہے

دعا اور اس کی اہمیت

- حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا " مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللَّهُ شَيْئًا يَعْنِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ "-(سنن ترمذي)

تم میں سے جس کے لیے دعا کا دروازہ کھولا گیا (یعنی دعا مانگنے کی توفیق دی گئی) تو اس کے لیے گویا رحمت کے دروزے کھول دیئے گئے اور جو چیز اللہ سے مانگی جاتی ہے ان میں سب سے زیادہ اللہ کے نزدیک پسندیدہ عافیت ہے

- عن انس رضي الله عنه قال، قَالَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَسْأَلْ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ حَتَّى يَسْأَلَهُ الْمِلْحَ وَحَتَّى يَسْأَلَهُ شِسْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ -(سنن ترمذي)

تم میں سے ہر ایک کو اپنی ضرورت اللہ سے مانگنی چاہیئے حتیٰ کہ جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اسی سے مانگیں

- سیدنا ابوہریرہ / سیدنا جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
- "اللہ تعالیٰ ہر دن اور رات میں کچھ لوگوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے، ان میں سے ہر ایک شخص کی ایک دعا ضرور ایسی ہوتی ہے جو قبول کی جاتی ہے۔" (مسند أحمد)

قبولیتِ دعا کی شرائط

دعا ایک عبادت ہے لہٰذا اللہ کے ہاں اس کی قبولیت کے لیے کچھ شرائط کا ہونا ضروری ہے

1. اخلاص- جب کوئی مانگے تو صرف اللہ سے مانگے آپ ﷺ نے ابن عباسؓ کو فرمایا "تم جب بھی مانگو تو اللہ تعالی سے مانگو اور جب بھی مدد چاہو تو صرف اللہ تعالی سے مدد چاہو" ترمذی فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ اللہ کیلیے عبادت خالص کرتے ہوئے اللہ کو ہی پکارو چاہے یہ کافروں کیلیے ناگوار ہو

2. عجلت نہ کرنا – انسان دعا کرے تو نتیجے کا انتظار کرے اور جلدی نہ کرے جلد بازی کرے سے دعا ضائع ہو جاتی ہے –آپ ﷺ نے فرمایا انسان کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے جب تک جلد بازی کرتے ہوئے یہ نہ کہے: دعا تو بہت کی ہے لیکن قبول ہی نہیں ہوتی (بخاری و مسلم)

3. نیکی اور بھلائی کی دعا کرنا - دعا نیکی کی ہو، گناہ اور خطا کی نہ ہو، اس ضمن میں خاص طور پر قطع رحمی کا ذکر آیا ہے (کہ قطع رحمی کی دعا نہ ہو اور نہ انسان خود قطع رحمی میں ملوث ہو)

4. اللہ کے بارے میں حسن ظن – نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے ساتھ اس کے اپنے بارے گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں (بخاری)

5. حضورِ قلب - دعا مانگتے وقت دل میں اللہ تعالی کی عظمت اجاگر ہونی چاہیے، رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: جان لو! بیشک اللہ تعالی کسی بھی غافل دل سے کوئی دعا قبول نہیں فرماتا (ترمذی)

قبولیتِ دعا کی شرائط

6. حلال کھانا پینا- قبولیتِ دعا کی شرائط میں سے ایک اہم شرط حلال خوری ہے

7. آپ ﷺ پر درود- ایک حدیث میں ہے کہ : دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے جب تک نبی ﷺ پر درود نہ پڑھا جائے)

8. امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی وصیت-جس معاشرے میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ختم ہو جائے اس معاشرے کے افراد کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں (والَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَتَأْمُرُنَّ بالْمَعْرُوفِ، ولَتَنْهَوُنَّ عَنِ المنْكَرِ، أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللَّه أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ، ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلا يُسْتَجابُ لَكُمْ،اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم لازماً امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرتے رہو گے ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر عذاب بھیجے گا پھر تم دعائیں کروگے اور تمہاری دعائیں قبول نہ ہوں گی رواه الترمذي

9. محرمات اور گناہ کا ترک کرنا- فسق و فجور اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے ہوتے ہوئے دعائیں کیسے قبول ہو سکتی ہیں

10. سعی و کوشش- دعا کا معنی یہ نہیں ہے کہ انسان کام و سعی اور کوشش چھوڑ دے اور گھر بیٹھ کر فقط دعا کرتا رہے یہ آپ ﷺ کی سنت مبارکہ کے خلاف ہے

دعا کرنے کے آداب

اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کے چند ایسے آداب ہیں جن سے توقع ہے کہ دعائیں مستجاب ہوں گی

1. دعاء کی ابتدا اللہ کی حمد و ثناء اور نبی کریم ﷺ پر درود پاک بھیج کر کرنا (الترمذی،حدیث 3399)

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یہ دعا کرتے سنا "اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، الأَحَدُ الصَّمَدُ، الَّذِي لَمْ يَلِدْ، وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ...." اے اللہ ! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو اکیلا اور بے نیاز ہے جس نے نہ کسی کو جنا ہے اور نہ اس کو کسی نے جنا، جس کا کوئی ہمسر نہیں (لہٰذا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں....)

یہ سن کر نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس آدمی نے اللہ کا ایک بہت بڑا نام لے کر دعا کی ہے یہ نام لے کر جو سوال کرتا ہے وہ پورا ہوتا ہے اور جو دعا کی جاتی ہے وہ قبول ہوتی ہے (الترمذی، وابن ماجہ، و ابوداؤد)

2. کھانے، پینے، پہننے اور کمانے میں حرام سے بچنا، نبی ﷺ نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے فرمایا "سعد ! اپنا کھانا پاکیزہ رکھو تمہاری دعا قبول کی جائے گی"

دعا کرنے کے آداب

3. اللہ تعالی کے بارے میں قبولیت کا مکمل یقین ہو، اور صدق دل سے دعا مانگے (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ سے مانگو تو قبولیت کے یقین سے مانگو، یہ یاد رکھو! اللہ تعالی کسی غافل اور لاپرواہ دل کی دعا قبول نہیں فرماتا- الترمذی:3479)

4. گناہوں کا اعتراف- انسان جب اللہ کے سامنے حاضر ہو تو اپنے گناہوں کا اعتراف کرے (کہ میں تیرا بندہ ہوں تو میرا رب ہے میں اپنی جان پر ظلم کر بیٹھا ہوں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں تو میرا گناہ بخش دے (مسند أحمد)

5. سختیوں اور مصیبتوں کے وقت خاص طور پر اپنے نیک اعمال کے واسطے سے دعا مانگنا

6. دعا مانگنے سے پہلے کوئی نیک کام مثلًا: صدقہ دینا، یا نماز پڑھنا وغیرہ

7. دونوں ہاتھ پھیلا کر اور اوپر اٹھا کر دعا مانگنا (اگرچہ دعا دل میں بھی مانگی جا سکتی ہے)

8. عاجزی، انکساری، اللہ کی رحمت کی امید اور اللہ سے ڈرتے ہوئے دعا مانگنا

9. بار بار دعا کرنا- تین مرتبہ مانگنا

10. جامع دعائیں مانگنا- (وہ دعائیں جن کے الفاظ مختصر اور مفہوم انتہائی وسیع (نبی اکرمؐ کی دعائیں)

دعا کی قبولیت کے زمان اور مکان

اگرچہ دعا کے لیے مخصوص مقامات کی کوئی قید نہیں، البتہ احادیث و آثار میں درج ذیل زمان و مکان پر دعائیں قبول ہونے کی صراحت ہے:

1. نماز میں دعا کرنا - سجدے میں ، تشہد میں ، نماز کے بعد
2. رات کو دعا کرنا- اللہ تعالیٰ ہر رات آسمانِ دنیا پہ نزول جلال فرماتا ہے اور مانگنے والوں کو عطا کرتا ہے اور مغفرت کے طلب گاروں کو بخش دیتا ہے- (رواه البخاری والترمذي و مسند احمد)
3. اذان اور اقامت کے درمیان دعا- نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "الدعاءُ لا يُرَدُّ بين الأذانِ والإقامةِ ، فادْعوا .اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی، اس وقت خوب دعائیں کیا کرو(رواه البخاری والترمذي والنسائي في الكبرى ، و مسند احمد)
4. لیلۃالقدر میں دعا
5. جمعہ کے دن کی مخصوص گھڑی، جو خطبہ جمعہ کے شروع ہونے سے لے کر نمازِ جمعہ کے ختم ہونے تک یا نمازِ عصر کے بعد سے لے کر نمازِ مغرب تک ہوتی ہے
6. میدانِ جہاد میں جب مجاہدین کی صف بندی کی جارہی ہو
7. تمام رمضان المبارک میں عموماًاور افطاری کے وقت خصوصاً
8. لیلۃالقدر میں دعا

دعا کی قبولیت کے زمان اور مکان

9. کعبہ کو دیکھتے ہوئے
10. بارش نازل ہوتے وقت
11. زمزم پیتے وقت
12. شدید رنج و غم اور مصیبت کے وقت (" إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، اللَّهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي، وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا" کے ذریعے دعا کرنا
13. ختم قرآن کے بعد
14. صدقہ کے بعد
15. "لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ" پڑھ کے دعا مانگنا (ترمذی، صحیح الجامع البانی)
16. بیمار آدمی کے پاس دعا کرنا (جب تم مریض کے پاس آؤ تو اچھی بات کہو، کیونکہ فرشتے تمہاری ان باتوں پر آمین کہتے ہیں- صحیح مسلم)
17. مظلوم کی دعا- (مظلوم کی بد دعا سے بچو، کہ اللہ اور مظلوم کی بد دعا کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا-بخاری و مسلم)، (مظلوم کی بد دعا قبول ہوتی ہے، چاہے وہ فاجر ہی کیوں نہ ہو، اس کے فاجر ہونے کا نقصان اُسی کو ہوگا (مسند احمد ، صحیح الجامع البانی)

دعا کی قبولیت کے زمان اور مکان

9. والد کی اپنی اولاد کے حق میں دعا -(البيهقي، صحيح الجامع الباني)

18. روزہ دار کی روزے کی حالت میں دعا -(البيهقي، صحيح الجامع الباني)

19. مسافر کی دورانِ سفر دعا -(البيهقي، صحيح الجامع الباني)

20. نیك اولاد کی اپنے والدین کیلیئے دعا (جب انسان مر جائے تو تین ذرائع کے علاوہ اس کے تمام عمل منقطع ہو جاتے ہیں: صدقہ جاریہ، نیك اولاد جو مرنے والے کیلیئے دعا کرے، یا علم جس سے لوگ مستفید ہوں - صحيح مسلم)

21. ظہر سے پہلے زوالِ شمس کے وقت دعا – رسول اللہ ﷺ سورج ڈھلنے کے بعد اور ظہر کے فرائض سے قبل چار رکعت نماز ادا کیا کرتے تھے، اور آپ نے فرمایا: (اس وقت میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، اور میں چاہتا ہوں کہ اس وقت میرے نیك اعمال اوپر جائیں-الترمذي)

22. ملتزم، یعنی وہ جگہ جو حجرِاسود اور خانہ کعبہ کے دروازے کے درمیان ہے، اس پر چمٹ کر دعا کرنا

23. صفا و مروہ پر

24. عرفات میں

25. رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان